سوال

(550)نکاح کے 6۔ماہ بعد بچہ کو جنم دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی عورت نکاح کے چھ ماہ بعد بچے کو جنم دے تو شرعاً اس بچے کی کیا حیثیت ہے، کتاب وسنت کی روشنی میں اس کی وضاحت کریں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن کریم نے ایک مقام پر حمل اور دودھ چھڑانے کی مدت یکجا بیان کی ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا ۚ [1]

''اس کے حمل اور دودھ چھڑانے کی مدت تیس ماہ ہے۔''

دوسرے مقام پر مدت رضاعت بیان کی ہے کہ رضاعت کی پوری مدت دو سال ہے۔[2]

تیسرے مقام پر فرمایا کہ

وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ [3]

''ماں کو دودھ چھڑانے میں دو سال لگ گئے۔''

ان آیات کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ حمل کی کم از کم مدت چھ ماہ ہے کیونکہ قرآن کریم نے حمل اور دودھ چھڑانے کی مجموعی مدت تیس ماہ بیان کی ہے پھر دودھ چھڑانے کی مدت دو سال کا ذکر کیا، اس مدت رضاعت کو مجموعی مدت سے منہا کریں تو باقی چھ ماہ حمل کی مدت رہ جاتی ہے، چنانچہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان آیات سے یہ استدلال کیا ہے کہ کم از کم مدت حمل چھ ماہ ہے جیسا کہ حضرت معمر بن عبدا جهنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے قبیلہ کے ایک آدمی نے کسی عورت سے شادی کی تو اس نے شادی کے چھ ماہ بعد بچہ جنم دیا، اس کے خاوند نے اس امر کا ذکر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کیا تو انہوں نے اس عورت کو رجم کرنے کا حکم دیا، جب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ بات پہنچی تو انہوں نے مذکورہ بالا آیات سے استدلال کر کے مسئلہ کی وضاحت کی، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس سے اتفاق کرتے ہوئے اپنا فیصلہ واپس لے لیا۔[4]

ہمارا رجحان بھی یہ ہے کہ چھ ماہ کے بعد اگر کسی عورت کے ہاں بچہ پیدا ہوجائے تو وہ بچہ حرامی نہیں بلکہ حلال ہی کا ہوگا اور اگر چھ ماہ سے پہلے پیدا ہوجائے تو وہ موجودہ خاوند کا نہیں بلکہ کسی اور مرد کا ہوگا۔ زیادہ واضح الفاظ میں وہ لڑکا ولد الزنا ہوگا اور اس کا وراثت سے بھی کچھ تعلق نہیں ہوگا اوبچے کی ماں کو زنا کی حد پڑ سکتی ہے۔ موجودہ طبی تحقیقات کے مطابق حمل کی کم از کم مدت ۲۸ ہفتے قرار دی گئی ہے، اگر یہ تحقیق صحیح ہو تو بھی شریعت نے اس مسئلہ کی اہمیت ونزاکت کے پیش نظر اس مدت میں انتہائی احتیاط سے کام لیا ہے اور حمل کی کم از کم مدت چھ ماہ قرار دی ہے، چھ ماہ بعد بچہ پیدا ہو تو والد یا عورت کا خاوند اس کے نسب سے انکار کرنے کا مجازنہ ہوگا۔ (وا   اعلم)

---

[1] ۴۶/الاحقاف: ۱۵۔

[2] ۲/البقرۃ: ۲۳۳۔

[3] ۳۱/لقمان: ۱۴۔

[4] تفسیر ابن کثیر، ص: ۱۶۶، ج۴۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:457

محدث فتویٰ